اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت دو پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷ | ۲۴ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۱۲ جولائی ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۵۷

مغربیت کی مسموم فضا سے اپنی اولاد کو محفوظ رکھنے کا طریق

تعلیم کا بنی نوع انسان کو مہذب و متمدن بنانے میں بہت بڑا دخل ہے اور چونکہ دنیوی ارتقاء اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک مرد اور عورت دونوں اپنے اپنے فرائض کو ادا نہ کر رہے ہوں اس لئے تعلیمی اور تادیبی نقطہ نگاہ سے جس طرح مردوں کی تربیت ضروری ہے اسی طرح عورتوں کو بھی زیور علم سے آراستہ و پیراستہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم و مسلمۃ فرما کر ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت کا یہ فرض قرار دیا ہے۔ کہ وہ بقدر استطاعت علم حاصل کرے۔ مگر کسی چیز کا مفید ہونا اور بات ہے۔ اور اس کا غلط استعمال بالکل اور بات ہے۔ تعلیم فی نفسہٖ ایک مفید چیز ہے لیکن اگر یہی تعلیم غلط اصول پر ہو۔ تو بجائے فائدہ کے بنی نوع انسان کو نقصان پہونچنا ایک لازمی امر ہے۔ موجودہ زمانہ چونکہ تعلیمی لحاظ سے بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اس لئے آج کل عورتیں تعلیم سے بہت زیادہ دلچسپی کا اظہار کر رہی۔ اور مختلف علوم و فنون مردوں کے دوش بدوش حاصل کر رہی ہیں۔ ابتداً میں اس کے نقصان رساں اثرات کا لوگوں کو احساس نہیں ہوا۔ مگر اب جبکہ بہت سی لڑکیاں بی۔ اے اور ایم اے بن چکی ہیں۔ ان کے والدین اور سرپرستوں کو ان کی اہلی زندگی کے متعلق نہایت تلخ تجربات میں سے گزرنا پڑا ہے اور انہوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔ کہ گو لڑکیوں کو تعلیم دلانا مفید ہے۔ مگر زیادہ اعلیٰ دنیوی تعلیم دلانا اور مغربیت کی پیروی کرتے چلے جانا تمدنی اور معاشرتی نقطہ نگاہ سے سخت نقصان دہ ہے۔ چنانچہ اخبار "پرتاپ" (۱۱ جولائی) لکھتا ہے:-

"ہمارے لوگ یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ جس طرح بھی ہو۔ عورتوں کو بی اے۔ یا ایم اے ضرور پاس کرا دیا جائے۔ ایم اے۔ بی اے پاس کرنا بذات خود برا نہیں۔ بشرطیکہ اس کا کوئی فائدہ ہو۔ ہم لڑکیوں کو سالہا سال کی محنت کے بعد اس قابل بناتے ہیں۔ کہ وہ یونیورسٹی کے امتحانات پاس کر سکیں۔ مگر اس کے بعد امتحانات پاس کرکے پھر وہی کام کرنے پڑتے ہیں۔ جو ایک لڑکی آٹھویں یا دسویں پاس کرکے بھی کر سکتی ہے۔ تعلیم کا لازمی نتیجہ خیالی آزادی اور ذاتی خودمختاری ہے۔ جو لڑکا یا لڑکی بی اے یا ایم اے پاس کرتی ہے۔ وہ اس قابل ہو جاتی ہے۔ کہ اپنے مستقبل کی بابت سوچ سکے۔ غلط یا درست یہ الگ بات ہے۔ مگر یہ امتحانات پاس کرکے جو مشکلات انہیں پیش آتی ہیں۔ وہ ناقابل برداشت ہیں۔"

پھر اسی امر پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"اس میں نہ تو لڑکیوں کا قصور ہے۔ اور نہ ہی تعلیم کا اگر قصور ہے تو والدین کا ہے۔ وہ بلا سوچے سمجھے لڑکیوں کو تعلیم دے دیتے ہیں۔ اور بعد میں جب لڑکیاں اس تعلیم سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتی ہیں۔ تو ان کے راستہ میں روکاوٹ ڈالی جاتی ہے۔ اس کو وہ برداشت نہیں کر سکتیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ گھر میں بدمزگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے والدین کو چاہئیے۔ کہ شروع میں سوچ لیا کریں۔ کہ لڑکی کو تعلیم دے کر اسے اس بات کی اجازت دینی ہے یا نہیں۔ کہ وہ اس تعلیم سے فائدہ اٹھائے۔ اگر یہ اجازت نہیں۔ تو تعلیم کا کیا فائدہ؟"

"پرتاپ" کی یہ سطور اس [illegible] کا مرقع ہیں۔ جو لڑکیوں کو زیادہ اعلیٰ تعلیم دلانے کے بعد والدین کو پیش آتی ہیں۔ موجودہ تعلیم غلط آزادی کی رُوح لڑکیوں میں پھونکتی ہے۔ مگر مشرقی تمدن اس کی اجازت نہیں دیتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اہلی زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔ اور ادھر تو لڑکیاں اپنے آپ کو مظلوم سمجھتی ہیں۔ اور اُدھر والدین لڑکیوں کو شوخ چشم قرار دینے پر مجبور ہوتے ہیں۔ انہی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ جماعت کو بارہا اس امر کی طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ کہ لڑکیوں کو بجائے دنیوی تعلیم دلانے کے زیادہ تر دینی تعلیم دلائی جائے۔ تاکہ بچپن سے ہی مذہبی خیالات ان کے دلوں میں راسخ ہو جائیں۔ اور تعلیم سے فارغ ہو کر وہ اپنے آپ کو ہر قسم کے آئین اور ضوابط سے آزاد قرار نہ دے لیں۔ بلکہ ان پابندیوں کو اپنے اوپر زیادہ سے زیادہ خوشی سے عائد کریں جو مذہب ان پر عائد کرنا چاہتا ہے۔ ہاں معدودے چند لڑکیوں کو اعلیٰ دنیوی تعلیم بھی دلائی جا سکتی ہے۔ مثلاً وہ جو استانی یا لیڈی ڈاکٹر بن کر قوم کی خدمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں وہ ان لائنوں کو اختیار کر سکتی ہیں۔ مگر باقی تمام لڑکیوں کو ایسی ہی تعلیم حاصل کرنی چاہئیے۔ جو ان کی اہلی زندگی میں ان کے لئے مفید ہو۔ اگر وہ ایسا کریں۔ تو نہ صرف ان کی اہلی زندگی سدھر سکتی ہے۔ بلکہ آئندہ آنے والی نسلیں بھی اس مسموم فضا سے محفوظ رہ سکیں گی۔ جو ملک و قوم کو ہلاکت کے گڑھے میں گرانے والی ہے۔

تحریک جدید کی قربانیاں روحانی خزانے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالےٰ جب ثواب کے مواقع پیدا کرتا ہے تو جو لوگ ان مواقع کی قدر نہیں کرتے۔ وہ ثواب سے محروم رکھے جاتے ہیں۔ یہ دن بڑی برکتوں اور رحمتوں کے دن ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ہماری جماعت کو حاصل ہیں۔ دوسری قوموں کو یہ قربانیاں اور ثواب کے موقعے حاصل نہیں۔ صرف ہماری جماعت ہی ہے جسے مالی۔ جانی۔ وقتی اور علمی قربانیوں کے پے در پے مواقع ملتے جاتے ہیں۔ دراصل یہی وہ خزانے ہیں جن کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسیح موعود خزانے لٹائیگا مگر وہ قبول نہیں کریں گے۔ اس پیشگوئی سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت نہیں بلکہ عام لوگ ہیں۔ اور مطلب یہ ہے کہ وہ خزانے ایسے نہیں جن سے روٹی ملے۔ بلکہ ایسے ہوں گے۔ جو لوگوں کو روحانی مال سے مالامال کردیں گے۔ اور جو مالی اور جانی قربانیوں کا لوگوں سے مطالبہ کریں گے۔ مگر لوگ انہیں قبول نہیں کریں گے۔ یہاں لوگوں سے مراد آپ کے مرید نہیں بلکہ غیر لوگ ہیں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ وہ ان کو رد کریں گے۔ مگر وہ لوگ جو آپ کا حصہ اور آپ کی جماعت میں شامل ہونے کی وجہ سے آپ کا جزو ہوں گے۔ وہ قبول کریں گے اور ہر قسم کی قربانیوں میں حصہ لے کر روحانی خزانوں سے مالامال ہو جائیں گے۔ غرض یہ اللہ تعالےٰ کا فضل اور اس کی رحمتوں کے نزول کے ایام ہیں۔ ان دنوں کی قدر کرو۔ اور انہیں رائیگاں کھو کر اللہ تعالےٰ کی عطا کردہ خلعت کی بے حرمتی مت کرو۔ اگر آج ان ثواب کے موقعوں سے تم فائدہ نہیں اٹھاؤ گے۔ تو یاد رکھو کہ یہ زمانہ گذر جائے گا۔ اور پھر نہ ثواب کے یہ موقعے پیدا ہونگے اور نہ لوگوں کو قربانی کی ضرورت ہوگی۔ ہر قسم کے سامان حکومت کی طرف سے میسر ہوں گے"۔

وہ دوست جنہوں نے اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچ ہزار سپاہیوں والی فوج میں داخل کرنے کے لئے تحریک جدید کے طوعی امتحان میں ڈالا ہوا ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ ان کے رستہ میں مالی مشکلات کے خواہ پہاڑ ہی کیوں نہ ہوں۔ مومن کا ارادہ اور عزم پہاڑوں سے زیادہ مضبوط اور اٹل ہوتا ہے۔ اس لئے مشکلات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے ان وعدوں کو جو آپ نے اپنے امام کے حضور پیش کئے ہوئے ہیں بہر حال سو فی صدی پورے کریں۔ تا آپ کا نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے پورا کرنے والوں میں آجائے۔

احباب کو چاہیئے کہ حضور کے اس ارشاد کو پڑھ کر اپنی طرف سے کوشش کریں۔ کہ ان کے سال پنجم کے وعدے کی رقم اول تو ماہ جولائی میں سو فی صدی پوری ہو جائے۔ ورنہ آئندہ ماہ میں ضرور پوری ہو جائے۔ تاکہ ان کو زیادہ ثواب حاصل ہو۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

ولادت: (۱) ۳۰ جون کو مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ کے ہاں چوتھا لڑکا تولد ہوا (۲) ۸ جولائی کو سید عبد الغفور صاحب عطا آڈیٹر لائڈز بنک لمیٹڈ لاہور کے ہاں دوسرا لڑکا تولد ہوا (۳) ۹ جون کو ملک محمد مظفر صاحب بھیروی حال درگئی ضلع پشاور کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ جولائی۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ ضعف اور سر درد ناساز ہے دعائے صحت کی جائے۔

میاں انس احمد ابن صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو ابھی تک نزلہ کھانسی اور بخار کی تکلیف ہے۔ صاحبزادہ مرزا نعیم احمد کو پہلے سے افاقہ ہے۔ لیکن صاحبزادہ مرزا وسیم احمد کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے مقامی جماعت کے دوستوں کو خدام الاحمدیہ کا ممبر بننے کی پُرزور تحریک کی جارہی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں کل بعد نماز عشاء مسجد محلہ دار الفضل میں مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا جس میں چودھری مشتاق احمد صاحب۔ قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری۔ ماسٹر علی محمد صاحب۔ چودھری محمد شریف صاحب باجوہ اور صاحب صدر نے تقاریر کیں۔ جن میں مجلس خدام الاحمدیہ کا ممبر بننے کی لوگوں کو تلقین کی گئی۔ آج بعد نماز مغرب مسجد محلہ دار الرحمت میں مولوی قمر الدین صاحب نے تقریر کی۔ اور ۱۵ سے ۴۰ سال تک کی عمر کے اصحاب کو مجلس کا ممبر بننے کی تحریک کی۔

یوم التبلیغ کے موقعہ پر تقسیم کرنے کے لئے مفید لٹریچر

امسال یوم التبلیغ کے موقعہ پر جو ۳۰ جولائی کو منایا جائے گا نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ نے مندرجہ ذیل ٹریکٹ شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نشر و اشاعت کی طرف سے یہ ٹریکٹ تقریباً تیس ہزار کے قریب تمام جماعتوں کو بحصہ رسدی مفت ارسال کئے جائیں گے۔ اگر کسی جماعت یا دوست کو مزید ٹریکٹوں کی ضرورت ہو۔ تو وہ مندرجہ ذیل قیمت پر دفتر نشر و اشاعت سے منگوا سکتے ہیں:

(۱) تفسیر آیت خاتم النبیین	چار صفحے کا ٹریکٹ	فی سینکڑہ ۲؍
(۲) کیا غیر تشریعی نبوت کے اجرا کا قائل کافر ہے	"	" ۲؍
(۳) ناسخ منسوخ فی القرآن	"	" ۲؍
(۴) مسلمانوں کی سیاست	"	" ۲؍
(۵) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام	"	" ۲؍
(۶) وفات مسیح ناصری علیہ السلام	"	" ۲؍
(۷) جہاد اور جماعت احمدیہ	آٹھ صفحے کا ٹریکٹ	" ۸؍
(۸) پیغام احمدیت	"	" ۸؍
(۹) ہم احمدی کیوں ہوئے؟	"	" ۸؍

(۱۰) "ہمارا رسول" حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا لیکچر لنڈن فی کاپی ۱؍

(۱۱) درثمین اردو رنگین ٹائٹل فی کاپی تین پیسے

نوٹ:۔ قیمت آرڈر کے ساتھ پیشگی آنی چاہیئے۔ بغیر قیمت کے آرڈر کی تعمیل کی پابندی کا دفتر ذمہ وار نہ ہوگا۔

مہتمم نشر و اشاعت صیغہ دعوت و تبلیغ قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ایک مضمون سے

اخبار "الفضل" ۲۴ جون میں "مسلمانوں کا شاندار ماضی اور عبرتناک حال" اخبار "الامان" کے بیانات کے رو سے پیش کرکے بتایا گیا تھا۔ کہ مسلمان اگر قرون اولیٰ کے مسلمانوں جیسی حالت چاہتے ہیں تو ان کی سی صفات پیدا کریں مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ مضمون ۷ جولائی کے اخبار "اہلحدیث" میں "قادیان سے مرزا صاحب کے ابطال کی آواز" کے عنوان سے درج کرنے کے بعد لکھا ہے۔

"ناظرین یہ عبارت ملاحظہ فرمائیے مسلمانوں کی حالت زبوں کا کیسا نقشہ ہے۔ اور پھر اس نقشہ کو مرزا صاحب کی تشریف آوری سے پہلے سے نقشے کے ساتھ ملا کر دیکھئے۔ کہ اس سے بدتر ہے یا بہتر"؟

پھر جماعت احمدیہ کو مخاطب کرکے لکھا ہے۔

"برا نہ منائیے ٹھنڈے دل سے ہمارے سوال کو سنئے۔ مرزا صاحب کو پیدا ہوئے سو سال ہوگیا۔ دعوے کئے ساٹھ سال گزر گئے۔ انتقال کئے بھی تیس سال ہو گئے۔ ان کے جانشینوں کا زمانہ بھی اچھا ممتد ہوا اور وہ اپنی کارگزاری پر اس کا فخر بھی کرتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ مسلمانوں کی حالت بد سے بہتر کی بجائے بدتر کیوں ہوئی"؟

اس کا صاف جواب یہ تھا کہ جب مسلمان کہلانے والوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول نہیں کیا۔ تو ان کی حالت کیونکر بدل سکتی۔ جو بیمار ایک طبیب کا علاج ہی نہیں کراتا۔ اسے یہ کہنے کا کیا حق ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے میں صحت یاب نہیں ہوا۔ یہی صورت ان لوگوں کی ہے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول نہیں کیا۔ اور آج اپنی دینی و دنیوی بدحالی پر نوحہ خواں ہیں۔ ان کی وکالت کرتے ہوئے مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں:۔

"یہ عذر ہرگز قابل قبول نہیں کہ مسلمانوں نے مرزا صاحب کو مانا نہیں ہے مسلمانوں کا ان کو نہ ماننا بھی ان کی ناکامی کی دلیل ہے اگر وہ اپنے دعوے میں سچے ہوتے تو مسلمان بھی بلا چون و چرا ان کو مان لیتے۔"

(اہلحدیث ۷ جولائی صـ۶)

گویا تمام مسلمانوں نے چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں مانا اس لئے آپ اپنے دعوے میں سچے نہیں تھے (نعوذ باللہ) لیکن کیا وہ اہلحدیث کہلاتے ہوئے وہ حدیث نہیں جانتے جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے (ان من الانبیاء نبیاً ما صدقہ من امتہ الا رجل واحد (مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم صـ۵۱۱)

یعنی بعض انبیاء ایسے گزرے ہیں جن پر صرف ایک ایک آدمی ایمان لایا تھا۔ کیا ان انبیاء کو بھی لوگوں نے اس لئے نہ مانا کہ وہ اپنے دعوے میں سچے نہ تھے۔ اگر وہ صرف ایک ایک کے مان لینے پر خدا تعالےٰ کے سچے نبی تھے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کو قبول کرنے والوں کی تعداد خدا تعالےٰ کے فضل سے لاکھوں تک پہونچ چکی ہے۔ کیوں سچے نہیں پھر ایک اور لحاظ سے دیکھئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں لو امن بی عشرۃ من الیہود لامن بی الیہود (بخاری جلد ۲ کتاب بدء الخلق صـ۲۲۷) یعنے اگر دس یہودی مجھ پر ایمان لے آتے تو دنیا کے تمام یہود مسلمان ہو جاتے۔ گویا دس یہود بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہ لائے تھے۔ اب ایک طرف اس بات کو رکھ کر اور دوسری طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد کو پیش کرکے کہ انا الماحی الذی یمحی بی الکفر (مسلم جلد ۲ باب فی اسمائہ صلے اللہ علیہ وسلم صـ۳۰۱)

یعنی میں ماحی ہوں میرے ذریعہ کفر مٹا دیا جائے گا۔ اگر کوئی غیر مسلم مولوی ثناء اللہ صاحب سے پوچھے کہ ساری دنیا سے کفر کا مٹانا تو الگ رہا بانی اسلام دس یہود کو بھی مسلمان نہ بنا سکے۔ تو وہ کیا جواب دیں گے؟ کیا یہ جواب دینگے کہ آج ۱۳۰۰ سال کا عرصہ ہونے کو ہے اور وہ کفر و ضلالت ابھی تک باقی ہے۔ بلکہ اپنی ہمسایہ قوم یہود کو بھی مسلمان نہ بنا سکے۔ اور اس کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرح وہ کافر یہ کہے کہ یہود کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ ماننا معاذ اللہ آپ کی ناکامی کی دلیل ہے۔ اگر آپ اپنے دعوے میں سچے ہوتے تو یہود بھی بلا چون و چرا ان کو مان لیتے۔ اگر یہ نہیں کہہ سکتے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے متعلق اسی رنگ میں استدلال کرنے کا بھی انہیں کوئی حق نہیں ہے۔

مولوی صاحب نے اپنے اس مضمون کا عنوان "قادیان سے مرزا صاحب قادیانی کے ابطال کی آواز" رکھا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ مولوی صاحب نے جو باتیں بزعم خویش حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابطال میں لکھی ہیں۔ ان سے بھی آپ کی صداقت ثابت ہو رہی ہے۔ اور ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے اس مضمون سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ثبوت ملتا ہے۔ مثلاً مولوی صاحب نے لکھا ہے۔

"مرزا صاحب کو پیدا ہوئے سو سال ہوگیا۔ دعوے کئے ساٹھ سال گزر گئے۔ انتقال کئے بھی تیس سال ہو گئے۔ ان کے جانشینوں کا زمانہ بھی اچھا ممتد ہوا"

ان سطور میں مولوی صاحب نے تسلیم کیا ہے کہ دعوے کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کا زمانہ تیس سال تک ممتد کیا گیا۔ ادھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت میں وہ یہ اصل پیش کر چکے ہیں کہ

الف۔ "نظام عالم میں جہاں اور قوانین الٰہی ہیں وہاں یہ بھی ہے۔ کہ کاذب مدعی نبوت کو سرسبزی نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے"

(مقدمہ تفسیر ثنائی صـ۱۷)

ب "واقعات گزشتہ سے بھی اس امر کا ثبوت ملتا ہے۔ کہ خدا نے کبھی کسی جھوٹے مدعی نبوت کو سرسبزی نہیں دکھائی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ دنیا میں

باوجود غیر متناہی مذاہب ہونے کے جھوٹے نبی کی امت کا ثبوت مخالف بھی نہیں بتلا سکتے۔ مسیلمہ کذاب اور عبید اللہ علنی نے . . . . دعوئے نبوت کئے۔ اور کیسے کیسے جھوٹ خدا پر باندھے۔ لیکن آخر کار خدا کے زبردست قانون کے نیچے آکر کچلے گئے۔" (۔، صفحہ ۱۷)

مولوی صاحب کے ان حوالجات کے ساتھ اگر ان کی مسلمہ کتب شرح عقائد نسفی وغیرہ کو پیش نظر رکھ لیا جائے۔ جن میں یہ ذکر ہے۔ کہ جھوٹا مدعی اتنی عمر نہیں پا سکتا۔ جتنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دعوئے نبوت کے بعد پائی۔ یعنی ۲۳ سال۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت مولوی ثناء اللہ صاحب کے تسلیم کردہ اصل سے بالکل عیاں ہے۔ کیونکہ آپ نے دعوے کے بعد مولوی صاحب کے نزدیک بھی ۳۰ برس کی عمر پائی۔

پھر مولوی ثناء اللہ صاحب کے یہ الفاظ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے مظہر ہیں۔ کہ "آپ کے جانشینوں کا زمانہ بھی اچھا ممتد ہوا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بعد دعوے تیس ۳۰ برس کی عمر پانا جہاں آپ کے دعوے کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہے۔ وہاں آپ کے بعد آپ کے جانشینوں کے زمانہ کا بھی اچھا ممتد ہونا آپ کے دعوے اور آپ کی جماعت کے حق پر ہونے کا بین ثبوت ہے۔ کیونکہ کوئی شخص یہ ثابت نہیں کر سکتا۔ کہ ایک جھوٹا مدعی اور مفتری ایک طرف تو خود تیس سال تک زندہ رہ کر لوگوں سے اپنا دعوے تسلیم کراتا رہے۔ اور پھر اس کے بعد اس کا سلسلہ منہاج نبوت پر قائم ہو۔ اور اسے خلفاء ترقی پر ترقی دیتے جائیں۔ جیسا کہ جماعت احمدیہ ترقی کر رہی ہے۔ پس زمانہ خلفاء کا ممتد ہونا بھی احمدیت کی صداقت کی بہت بڑی دلیل ہے۔

آخر میں اتنا عرض کر دینا ضروری ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے احمدیت کی ترقی خواہ کتنی ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔ اور اس کا اعتراف انہیں موت سے بدتر نظر آئے۔ اور وہ لکھ دیں۔ کہ:-

"مرزا صاحب کے مسیح موعود ہو کر آنے سے دنیا میں اسلام پھیل گیا۔ یا خواب ہے۔ جو دیکھ رہے ہیں۔"

تاہم کسی نہ کسی رنگ میں قدرتِ خداوندی اس کا اقرار ان سے کرا ہی لیتی ہے۔ چنانچہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا وہ اپنے اخبار میں یہ لکھ چکے ہیں۔ "فتنۂ قادیانی دور دور تک پھیلا ہوا ہے۔" (اہلحدیث ۲۴ مارچ ۱۹۳۶ء) کورچشمی کی وجہ سے "اہلحدیث" نے جسے "فتنۂ قادیانی" قرار دیا ہے۔ ہمارے نزدیک وہی حقیقی اسلام ہے۔ اور اس کے دور دور پھیل جانے کا اعتراف خود اشد مخالفین بھی کر رہے ہیں۔ والفضل ما شهدت به الاعداء

قابلِ توجہ ممبران کمیٹی دارالشکر

ممبران کمیٹی دارالشکر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حسب قواعد ۳۱۔ جولائی ۱۹۳۶ء کو کمیٹی مذکور کا قرعہ ڈالا جائے گا۔ جن احباب کے ذمہ اقساط بقایا ہیں۔ وہ جلد ارسال فرمائیں۔ تاکہ ان کا نام بھی قرعہ میں ڈالا جا سکے۔ سکرٹری دارالشکر کمیٹی قادیان

اعلان نکاح

۶۔ جولائی کو چوہدری عنایت اللہ صاحب ولد چوہدری غلام محمد صاحب کا نکاح بالعوض ۔۔۔ روپیہ مہر پر رشیدہ بیگم بنت چوہدری اسد ۔۔۔ صاحب سے میں نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار شکر اللہ خاں۔ از ڈسکہ

کلکتہ میں تبلیغ احمدیت

مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ کلکتہ سے لکھتے ہیں:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر روز صبح چھ بجے سے سات بجے تک احمدیہ دارالتبلیغ کلکتہ میں قرآن کریم کا درس دیا جاتا رہا۔ حاضری اوسطاً دس کس تک رہی۔ آئندہ کے لئے حاضری میں اضافہ کی خاطر بعض خاص تجاویز کو عملی جامہ پہنایا جانے والا ہے جس کے نتیجہ کے طور پر ترقی کی پوری توقع ہے۔ درس کے دوران میں مختلف مسائل پر خاصی بحث ہو جاتی ہے۔ جو دوست حاضر ہوتے ہیں۔ وہ دلچسپی لیتے اور مستفید ہو کر جاتے ہیں۔ بعض غیر احمدی بھی شریک ہوتے ہیں۔ جن کے لئے یہ سلسلہ درس و تدریس بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

حسب دستور بروز اتوار بعد نماز مغرب سات بجے شام احمدیہ دارالتبلیغ میں ہفتہ واری جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم دولت احمد خان صاحب وکیل اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ مضمون "اسلام اور انقلاب" تھا۔

عرصہ زیر رپورٹ میں آٹھ غیر احمدیوں سے ملاقات کی۔ منجملہ ان کے ایک صاحب جو عیسائی تھے۔ ان کے ساتھ مختلف مضامین پر قریباً تین گھنٹہ تک بحث ہوتی رہی۔ نیز بالعموم ان سب ملاقاتیوں کو مفصل طور پر تبلیغ کی گئی۔ بعض کو لٹریچر برائے مطالعہ مہیا کیا گیا۔ ایک گریجوایٹ بنگالی نوجوان قریب بہ احمدیت ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ انہیں جلد ہدایت فرمائے۔

اس وقت چار نوجوان باقاعدہ طور پر زیر تعلیم ہیں۔ ایک بنگالی ہیں۔ جو اردو پڑھتے ہیں۔ اور تین قرآن کریم۔ ایک ناظرہ۔ اور دو با ترجمہ۔ دورانِ تعلیم میں ضروری نصائح گوش گزار کی جاتی ہیں۔ خدا تعالےٰ نے چاہا اور یہ سلسلہ جاری رہا۔ تو مفید اور نیک نتائج کی توقع ہے۔ خطبہ جمعہ۔ اور ہفتہ وار اجلاس نیز روزانہ درس القرآن میں تربیتی امور کا خیال رکھا جاتا ہے اور احباب جماعت کو اپنی اصلاح اور اخلاص میں ترقی کی تلقین کی جاتی ہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں دو احمدی نوجوان بہ تلاشِ روزگار کلکتہ آئے۔ احمدی احباب سے مل کر ان کی ملازمت کا انتظام کیا گیا۔

ایک بہاری نوجوان بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو استقامت اور استقلال بخشے۔ (مرتبہ نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ)

چنگا بنگیال میں تبلیغ

۱۷۔ جون کو جماعت احمدیہ راولپنڈی کا ایک وفد جو سترہ اصحاب پر مشتمل تھا۔ بذریعہ لاری چنگا بنگیال گیا۔ جہاں شیخ محمد اسمٰعیل صاحب معتبر کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ پہلے صاحب صدر نے احباب کو عملی میدان میں اترنے کی تلقین کی۔ پھر مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ نے "مذہب کی غرض" اور اس کے ضمن میں احمدیت کے قیام کے مقصد پر دو گھنٹہ تقریر کی۔ اگلے دن ۱۸۔ جون کو بھی مولوی صاحب موصوف نے ایک گھنٹہ تقریر کی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے احباب کو اس مقصد کے پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ خاکسار عبد الحمید سکرٹری تبلیغ

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور کے روغنیات و عطریات کی ایجنسی لیکر آپ اپنی آمدنی میں معقول اضافہ کر سکتے ہیں (منیجر)

اہم ملکی حالات اور واقعات

ہوائی حملوں سے ہندوستان کی حفاظت کی ذمہ واری

چونکہ آئندہ جنگ کی طاقتوں میں ہوائی طاقت کو خاص اہمیت حاصل ہوگی۔ اس لئے ہندوستانیوں کے دلوں میں بھی بجا طور پر خدشات پیدا ہو رہے ہیں۔ شملہ سے ۷ جولائی کی ایک خبر مظہر ہے کہ حکومت کو بے شمار خطوط موصول ہوئے ہیں۔ جن میں دریافت کیا گیا ہے۔ کہ اگر ہندوستان پر ہوائی حملہ ہوا۔ تو اس کے دفاع کے لئے کیا تدابیر کی گئی ہیں۔ چنانچہ آج شملہ میں حکومت ہند کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہوائی حملوں سے بچاؤ کی تدابیر کا تعلق صوبجاتی حکومتوں سے ہے۔ اس لئے جو لوگ اس کی تفاصیل دریافت کرنا چاہیں۔ وہ اپنے صوبہ کی حکومت سے دریافت کریں۔ اس اعلان میں یہ وضاحت بھی کر دی گئی ہے۔ کہ بعض صوبجاتی حکومتوں نے ایسے حملوں کی روک تھام کے لئے خاطر خواہ انتظامات کر دیئے ہیں۔ باقی بھی اس فکر میں ہیں۔ اور امید ہے کہ بہت جلد کر لیں گی۔ اور جب تمام صوبوں کی طرف سے ایسے انتظامات کی تکمیل کی اطلاعات موصول ہو جائیں گی۔ تو ایک افسران کی نگرانی کے لئے حکومت ہند کی طرف سے مقرر کر دیا جائے گا۔ جو تمام صوبجاتی انتظامات کا معائنہ کرنے کے بعد رپورٹ کرے گا۔ کہ وہ تسلی بخش اور ضرورت کے مطابق ہیں یا نہیں۔ لیکن نگران مقرر کرنے کے یہ معنے نہیں۔ کہ ایسے انتظامات کی ذمہ واری مرکزی حکومت پر ہے۔ ذمہ واری بہرحال صوبجاتی حکومتوں پر ہے۔

برما اور ہندوستان پر جاپان کے حملہ کا خدشہ

چین میں جو نازک صورت حالات پیدا ہو رہی ہے۔ بالخصوص ٹین سین کے قضیہ نے جاپان اور برطانیہ کے مابین جو کشیدگی پیدا کر دی ہے۔ اس نے حکومت برطانیہ کے دل میں بجا طور پر مشرقی مقبوضات کے متعلق جاپان کی طرف سے خدشات پیدا کر دیئے ہیں۔ اور وہ یہ محسوس کر رہی ہے کہ ایسا نہ ہو۔ جاپان کی طرف سے کسی وقت ہندوستان پر حملہ کیا جائے۔ شملہ سے ۷ جولائی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں ہندوستانی اور برمی حکومت کے نمائندے اس سوال پر غور کرنے کے لئے جمع ہو رہے ہیں۔ کہ اگر جاپان کی طرف سے حملہ ہو۔ تو اس کا دفاع کس رنگ میں کیا جائے۔ اگر چینی حدود سے گزر کر جاپان کے جارحانہ اقدامات سنگاپور تک پہنچ گئے۔ تو گویہ برطانوی طاقت کا بہت بڑا مرکز ہے۔ لیکن اگر جاپان کسی نہ کسی طرح اس سے آگے بڑھنے میں کامیاب ہو گیا۔ تو اس کا اگلا قدم برما میں ہی پڑے گا اور پھر اس سے آگے ہندوستان ہے۔ برما کی حفاظت کے لئے بھی ہندوستان کی امداد ضروری ہے۔ کیونکہ برما اسلحہ کے لئے ہندوستان کا دست نگر ہے۔ نیز برمی افواج کے بہت سے افسر ہندوستانی ہیں۔ گذشتہ دنوں یہ اطلاع شائع ہوئی تھی۔ کہ سنگاپور میں فرانسیسی اور برطانوی فوجی افسروں کی ایک اہم کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ اور بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گو اس کانفرنس میں اور بھی بہت سے اہم مسائل زیر بحث لائے گئے۔ لیکن اہم ترین مسئلہ یہی تھا کہ جاپان کے متوقع حملہ سے برما اور ہندوستان کی حفاظت کی تدابیر کیا ہو سکتی ہیں۔

فیڈریشن کے متعلق وزیر اعظم پنجاب کی سکیم

آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس بمبئی کے موقعہ پر فیڈرل سکیم کے بالمقابل سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب نے جو سکیم پیش کی تھی۔ اس کا مجملاً ذکر ایک گذشتہ پرچہ میں آچکا ہے۔ لاہور سے ۷ جولائی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ گو اس کی تفصیل بیان کرنے سے آپ نے انکار کر دیا۔ تاہم جب آپ سے ایک اخباری نمائندہ نے سوال کیا۔ کہ آپ نے ہندوستان کو سات حصوں میں تقسیم کرنے کی جو تجویز کی ہے یہ کس مناسبت سے ہے۔ تو آپ نے کہا۔ کہ اس طرح ہندوستان قریبا ایسے مساوی سات حصوں میں منقسم ہو جائے گا۔ جن میں سے ہر ایک کی آبادی پانچ کروڑ کے لگ بھگ ہوگی۔ آپ نے مزید بیان کیا۔ کہ یہ تقسیم فرقہ وار نوعیت کی نہیں ہوگی۔ بلکہ خالصتہً جغرافیائی رنگ کی ہوگی۔ جس سے اس ملک کے سیاسی، معاشی اور فرقہ وارانہ تنازعات کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائیگا۔ ان سات حصوں میں سے شمالی حصہ میں پنجاب۔ صوبہ سرحد۔ ریاست ہائے پنجاب۔ کشمیر۔ بیکانیر اور جیسلمیر کے علاقے شامل ہوں گے۔ بیکانیر اور جیسلمیر کو اس لئے ملایا گیا ہے۔ کہ اس طرح ہندوؤں اور مسلمانوں کی آبادی کا تناسب برقرار رہ سکے گا۔ حلقۂ بمبئی کے متعلق آپ نے کہا۔ کہ اس میں بمبئی۔ ریاست حیدر آباد۔ صوبجات متوسط اور میسور شریک ہوں گے۔ جنوبی ہند کے حصہ میں مدراس۔ ٹراونکور اور کوچین کو شامل کر لیا جائے گا۔ اور اس طرح کل سات حصے ہوں گے۔ جن میں سے ہر ایک کی آبادی قریباً پانچ کروڑ ہوگی۔ آپ نے کہا کہ یہ سکیم کئی سالوں سے میرے ذہن میں تھی۔ اور میں اس کے متعلق مشہور سیاسی لیڈروں اور والیان ریاست سے بھی مشورہ حاصل کر چکا ہوں۔ اب پھر اسے برٹش انڈیا اور ریاستی مدبرین کے پاس بھیجا جا رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جداگانہ طریق انتخاب اور اچھوت

جب سے لاہور کارپوریشن میں اچھوتوں کے لئے علیحدہ نمائندگی کی تجویز پبلک میں آئی ہے۔ ہندوؤں اور اچھوتوں میں ایک اچھی خاصی کشمکش شروع ہو گئی ہے۔ ہندو لیڈر تو یہ شور مچا رہے ہیں۔ کہ حکومت خواہ مخواہ اچھوتوں کو ان کی مرضی و منشا کے خلاف ہندوؤں سے جدا کرنا چاہتی ہے۔ لیکن اچھوت بڑے زور شور سے یہ پکار رہے ہیں۔ کہ ان کا ہندوؤں سے کوئی واسطہ نہیں۔ اور وہ مستقل نیابت کے بغیر اپنے حقوق محفوظ نہیں سمجھتے۔ ڈاکٹر سر گوکل چند صاحب نارنگ نے اعلان کیا تھا۔ کہ اچھوت ہرگز ہندوؤں سے علیحدہ ہونا نہیں چاہتے۔ اور اگر استصواب رائے عامہ کیا جائے۔ تو یہ بات واضح ہو جائے گی۔ اس پر پنجاب پراونشل ڈی پریسڈ کلاسز ایسوسی ایشن کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہمیں یہ تجویز بالکل منظور ہے۔ لیکن یہ استصواب صرف اچھوتوں سے ہونا چاہئے۔ ہندوؤں کی رائے عامہ معلوم کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف اچھوتوں کی رائے معلوم کی جائے۔ اور ہماری طرف سے یہ بھی اجازت ہے۔ کہ جو ہندو لیڈر اچھوتوں کے لئے جداگانہ انتخاب پسند نہیں کرتے وہ بے شک اچھوتوں کو اپنے ساتھ ملائے رکھنے کے لئے روپیہ کے زور سے ان کے ووٹوں کو خریدنے کی کوشش کریں۔ وہ ووٹنگ بیلٹ کے ذریعہ ہو۔ اور ہمیں یقین کامل ہے کہ ۹۹ فیصدی اچھوت جداگانہ انتخاب کے حق میں ووٹ دیں گے۔ اس اعلان کے آخر میں ڈاکٹر صاحب سے دریافت کیا گیا ہے کہ پنجاب کی جن میونسپل کمیٹیوں میں طریق انتخاب مشترکہ اور مخلوط ہے ان میں آج تک ہندوؤں نے کسی اچھوت کو ممبر بننے کا موقع دیا ہے؟

بمبئی میں موٹر سازی کا کارخانہ

بمبئی ۸ جولائی آٹھ نو ماہ کے اندر ہی اندر بمبئی میں دو کروڑ کے سرمایہ سے آٹو موبائل فیکٹری قائم کی جائے گی۔ جس میں شہر کی چند متمول ترین ہستیاں اور بعض ریاستیں شامل ہوں گی۔ فیکٹری کے قیام اور اس کے پروگرام کی تشکیل ہو چکی ہے۔ اس اسکیم کے ماتحت ہندوستانی موٹر غیر ملکی موٹر کی لاگت سے ۳۰ فیصدی کم خرچ ہوگا۔ اس فیکٹری میں موٹر کی ہر کل تیار ہوگی۔ یہ فیکٹری ہر سال چار ہزار کاریں سالانہ مارکیٹ میں پیش کرے گی۔ موٹر سازی کے لئے ماہرین کچھ تو امریکہ اور کچھ جرمنی سے منگوائے جائیں گے۔ جو ہندوستانی انجینئروں کو موٹر سازی کی تعلیم دیں گے۔

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

برطانیہ اور ترکی کے مابین ایک اور معاہدہ

انقرہ سے ۹ جولائی کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ آج ترکش اسمبلی میں وزیر خارجہ نے اعلان کیا۔ کہ انگلستان کے ساتھ جمہوریہ ترکیہ کا ایک اور معاہدہ زیر تجویز ہے۔ جس کے مطابق دونو ممالک ہر معاملہ میں ایک دوسرے کی امداد کریں گے۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ اس معاہدہ میں فرانس کو بھی شریک کر لیا جائے۔ آپ نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہم دوسری حکومتوں سے جو معاہدات کر رہے ہیں۔ اس کے یہ معنے ہرگز نہیں۔ کہ ہم نے اپنے گھر اور باہر امن قائم رکھنے کی پالیسی کو ترک کر دیا ہے یہ تو ایسے حالات کے لئے کیا جا رہا ہے جب جنگ کے سوا کوئی چارہ نہ ہوگا۔ اس وقت ترکی بتا دے گا۔ کہ وہ جنگ کی طاقت کی رکھتا ہے۔

عربی اخبارات میں شائع شدہ خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ برطانیہ کے ساتھ معاہدہ کے بعد جرمنی بے حد خفا ہے۔ اور ترکی میں بھی جرمنی کے خلاف جذبات نفرت بڑھ رہے ہیں۔ ایک جرمن دفتر واقع انقرہ میں متوقع مملکت جرمنی کا ایک نقشہ آویزاں کیا گیا تھا جس میں ڈینزگ اور بعض پولش علاقے بھی جرمن مقبوضات ظاہر کئے گئے تھے۔ اس پر ترکی طلباء نے مظاہرے کئے۔ اور اس قدر ہنگامہ بپا کیا۔ کہ پولیس کو مداخلت کر کے انہیں ہٹانا پڑا۔ یہاں یہ خیال بھی عام ہے کہ عنقریب جرمنی کی طرف سے ترکی سے مال کی درآمد روک دی جائے گی۔ اقتصادی بائیکاٹ کی دھمکیاں بھی دی جا رہی ہیں۔ ترکی نے اسلحہ جنگ کی خرید کے لئے جرمنی کو آرڈر دیا ہوا تھا جس کی تعمیل نازی گورنمنٹ نے روک دی ہے۔

جمہوریہ شام کے صدر کا استعفٰی اور دستور اساسی کا تعطل

جمہوریہ شام کے صدر کے مستعفی ہونے کی خبر کل کے پرچہ میں دی جا چکی ہے۔ لیکن یہ بات صحیح نہیں۔ کہ یہ استعفٰی ترکوں کو اسکندرونہ کی واپسی کے خلاف بطور احتجاج ہے دمشق سے ۸ جولائی کی خبر ہے۔ کہ صدر موصوف نے اپنے استعفٰی کے ساتھ صدر جمہوریہ فرانس کو ایک زبردست احتجاجی نوٹ ارسال کیا ہے۔ یہ استعفٰی بھی دراصل فرانس کے خلاف اس سیاسی تحریک کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ جو گذشتہ اپریل سے شام میں شروع ہے۔ فرانسیسی گورنمنٹ نے شام سے وعدہ کر رکھا تھا۔ کہ ۱۹۴۰ء میں اسے کامل آزادی دیدی جائے گی۔ لیکن گذشتہ مارچ میں اس نے اس وعدہ کو پورا کرنے سے انکار کر دیا۔ اسی وقت سے انتہا پسند لیڈر احتجاج کر رہے ہیں۔ اور فرانسیسی حکام سے عدم تعاون کر رکھا ہے۔ اور اس وجہ سے بعض ان میں سے گرفتار بھی ہو رہے ہیں۔ یہ استعفٰی بھی اسی سلسلہ میں ہے۔ چونکہ اس کی وجہ سے شام کے سیاسی حالات نازک تر ہو گئے تھے۔ اس لئے دمشق سے ۹ جولائی کی آمدہ ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ فرانسیسی ہائی کمشنر نے اور کوئی چارہ کار نہ دیکھتے ہوئے دستور اساسی کے تعطل کا اعلان کر دیا۔ اور نظم و نسق کے تمام اختیارات اپنے قبضہ میں کر لئے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس کی طرف سے یہ اعلان بھی کیا گیا ہے۔ کہ فرانس کی طرف معاہدہ شکنی کے الزامات منسوب کرنا واقعات کے رو سے صحیح نہیں۔ فرانسیسی حکومت کسی معاہدہ کو توڑنا نہیں چاہتی۔

فلسطین کے نازک حالات

لنڈن سے آمدہ خبروں سے پایا جاتا ہے کہ فلسطین میں بدامنی روز افزوں ہے حتیٰ کہ برطانوی افواج پورے ساز و سامان کے ساتھ لیس ہونے کے باوجود حالات کا مقابلہ کرنے میں شدید دشواریاں محسوس کر رہی ہیں۔ یہود نے دہشت انگیزی کا جو سلسلہ شروع کیا ہے۔ اس نے حالات کو نازک تر بنا دیا ہے۔ برطانوی کمانڈر انچیف نے شرق اردن کی سرحد سے بھی فوج فلسطین میں بلائی ہے جس کے افسر تو سب کے سب انگریز ہیں۔ لیکن اس میں مختلف نسلوں کے افراد شامل ہیں۔ اس فوج کو عرب اور یہودی آبادی کی دہشت انگیزی کو روکنے کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ نیز عربوں کی کوہستانی کمین گاہوں پر چھاپے مارنے اور ان کا تعاقب کرنے کی خدمت بھی اس کے سپرد کی جائیگی ڈیلی میل کے نامہ نگار نے وہاں کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ تجارت بالکل ختم ہو چکی ہے۔ کساد بازاری کی انتہا ہے۔ اور اگر چند روز یہی حالت رہی۔ تو ممکن ہے کہ عربوں کو بھی قرطاس ابیض کو قبول کر کے قیام امن کا خیال پیدا ہو جائے۔ یہودیوں کو بھی اپنی پیدا کردہ صورت حالات کی وجہ سے پشیمانی ہے۔ اور ان کا سنجیدہ طبقہ اس بات کو محسوس کر رہا ہے۔ کہ جو نوجوان فساد انگیزی کر رہے ہیں۔ وہ اپنی قوم کی راہ میں کانٹے بو رہے ہیں۔ دیگر ممالک کے یہودی ان کی حمایت میں جو مظاہرے کر رہے ہیں۔ انہیں بھی وہ سخت ناپسند کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برطانیہ کا روس کے ساتھ معاہدہ کا مسئلہ

ماسکو سے ۸ جولائی کی خبر ہے کہ فرانس و برطانیہ کے نمائندوں نے آج شام سوویٹ وزیر خارجہ کے ساتھ ایک طویل گفتگو کی۔ روس کا نائب وزیر خارجہ بھی اس موقعہ پر موجود تھا برطانیہ اور فرانس کی حکومتوں نے اپنے نمائندوں کو جو نئی ہدایات دی تھیں۔ اس ملاقات میں انہی کے پیش نظر گفتگو ہوتی رہی۔ اور ابھی اور ملاقاتیں بھی متوقع ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان دونو ممالک نے اب فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ اس لیت و لعل میں مزید وقت ضائع نہیں کیا جا سکتا۔ وہ روس کے ساتھ بہرحال معاہدہ کرنا چاہتے ہیں۔ حتیٰ کہ ہالینڈ اور سوئٹزرلینڈ میں اپنے مفادات کو پس پشت ڈال کر بھی روس کے ساتھ اتحاد کے لئے تیار ہیں۔

چین کو جرمنی کی طرف سے امداد

یورپین حکومتیں اس وقت جو شاطرانہ چالیں چل رہی ہیں۔ ان میں خلوص کا شائبہ تک نظر نہیں آتا۔ ہر حرکت اور ہر سکون میں خود غرضی پنہاں ہے۔ جاپان کے ساتھ جرمنی کے تعلقات کی داستان زبان زد خاص و عام ہے۔ حتیٰ کہ اسے ڈکٹیٹروں کے محاذ کا ایک اہم رکن تصور کیا جاتا ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ اگر یورپ میں جنگ ہوئی۔ تو وہ جرمنی و اٹلی کا ساتھ دیگا۔ لیکن دوسری طرف سنگاپور کی خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ جرمنی اس رستہ سے جس قدر اسلحہ اور سامان حرب چین کو بھیج رہا ہے۔ اتنا کسی اور ملک نے نہیں بھیجا ۸ جولائی کی اطلاع ہے کہ جرمن ساخت کے سینکڑوں بم۔ کارتوس اور مادہ آتش گیر سے لدا ہوا جرمن جہاز یہاں آیا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں ایک ہزار ریوالور اور دھواں نہ دینے والے بارود کے کئی سو بکس بار ہیں۔ اور یہ سب سامان چین بھیجا جائے گا۔ سنگاپور میں چینی حکام یہ تمام سامان اتروا کر اپنی حکومت کی ہدایات کے مطابق مختلف محاذوں پر پہنچا دیں گے۔ ایسے جرمن جہازوں پر چینی جھنڈے لہراتے ہیں۔ جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں بتایا گیا ہے۔ چین کی اس وقت سب سے بڑی امداد یہی ہے کہ اسے سامان حرب مہیا کیا جائے۔ کیونکہ یہی ایک کمی ہے۔ جو اسے جاپان کے مقابلہ میں نیچا دکھا رہی ہے۔ اور جو ممالک اس رنگ میں چین کی مدد کر رہے ہیں وہ گویا جاپان کی شکست اور ناکامی کے اسباب فراہم کرنے والے ہیں۔ اور جاپان کے ساتھ جرمنی کے بظاہر دوستانہ تعلقات کی موجودگی میں اس کا یہ اقدام بے حد خطرناک ہے

وصیت نمبر ۵۳۸۶

میں عبدالعظیم ولد حاجی قطب الدین صاحب قوم شیخ درزی سکنہ کلاسوالہ ڈاکخانہ پسرور ضلع سیالکوٹ تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء حال وارد شہر سیالکوٹ محلہ اراضی یعقوب مقبول منزل بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) ایک مکان واقعہ موضع کلاس والا تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بحدود ذیل شمال مکان عبدالحکیم برادر حقیقی جنوب مشرق حویلی برادر حقیقی سراج دین۔ مغرب رہائشی مکان برادرم سراج دین مذکور جس کی قیمت مبلغ آٹھ صد روپیہ ہے۔ (۲) ایک دوکان واقعہ موضع مذکور در اڈہ تانگہ و موٹر بحدود ذیل شمال شادی بکریاں والا۔ جنوب کھولہ نندو مشرق جائے سفید شاملات و ہر مغرب سڑک شارع عام قیمتی دو صد روپیہ۔ یہ ہر دو مکان میری واحد ملکیت ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور آمدنی کا ذریعہ کوئی نہیں ہے۔ میں ضعیف ہوں۔ کوئی کام نہیں کرسکتا۔ میرا گزارہ میرے لڑکے محمد مقبول کے ذمہ ہے۔ میں اپنی زندگی میں کوشش کروں گا۔ کہ ۱/۱۰ حصہ کی قیمت ادا کردوں۔ ورنہ اس کا انتقال بحق صدر انجمن احمدیہ کرادونگا۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد میری ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد عبدالعظیم ولد شیخ قطب الدین قوم درزی ساکن کلاسوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ حال وارد شہر سیالکوٹ محلہ اراضی یعقوب مقبول منزل بقلم خود ۵ ۱۹۳۹

گواہ شد۔ شیخ محمد حسین پسر موصی شہر سیالکوٹ محلہ اراضی یعقوب مقبول منزل بقلم خود

گواہ شد سراج الدین برادر حقیقی موصی بابو عبدالعظیم سکنہ کلاسوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب۔ یو۔پی اور صوبہ سرحد میں دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ ہے

جو گورنمنٹ ریکگنائزڈ بھی ہے۔ اور ایڈڈ بھی ہر مذہب و ملت کے تقریباً یکصد طلباء اس منظور شدہ درسگاہ میں تعلیم پارہے ہیں۔ فیس ماہوار لی جاتی ہے پراسپکٹس مفت ملتے ہیں۔

(منیجر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ رمضان ولد گھماں ذات ارائیں سکنہ چیلا تحصیل و ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۲ ۸/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور صدر جھنگ پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۶ ۶/۳۹

(دستخط) خان بہادر میاں غلام رسول صاحب تمیم چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ فرحان سنگھ ولد بھائی آسا سنگھ ذات پردھتی سکنہ باغ تحصیل و ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۳ ۸/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور صدر جھنگ پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۶ ۶/۳۹

(دستخط) خان بہادر میاں غلام رسول صاحب تمیم چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار رہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کردے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنادے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی تجربہ کرکے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ بھگوان سنگھ ولد پیارا رام ذات ٹکرا سکنہ موضع سیٹ کھیوا تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۷ ۸/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۶/۳۹

(دستخط) خانصاحب میاں نور الدین صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ احمد ولد شاہ محمد ذات دھمر ہا سکنہ چک ۱۳۲ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۷ ۷/۳۹ مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۶ ۶/۳۹

(دستخط) خان صاحب میاں نور الدین صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الہ آباد ۹ رجولائی - صدر کانگرس نے مسٹر بوس کے نام ایک اور تار ارسال کر کے درخواست کی تھی - کہ احتجاجی جلسے روک دیں - اور کانگرس کا ڈسپلن نہ توڑیں مسٹر بوس نے جواب دیا ہے کہ میں اپنی رائے میں تبدیلی کی کوئی وجہ نہیں دیکھتا - اور ڈسپلن کے متعلق آپ کے خیالات کانگرس کے بنیادی اصول کے خلاف ہیں

بمبئی ۹ رجولائی - ٹائمز آف انڈیا نے لکھا ہے - کہ کانگرس ہائی کمانڈ نے فیصلہ کر رکھا ہے کہ اگر فارورڈ بلاک نے اس طرح برملا کانگرسی ڈسپلن کی خلاف ورزی کی - اور جلسے منعقد کئے - تو ان کے خلاف انضباطی کارروائی کی جائے گی - اور انہیں کانگرس سے نکال دیا جائے گا - معلوم ہوا ہے کہ فارورڈ بلاک والوں کو بھی اس کا علم ہے - اور وہ چاہتے ہیں کہ کانگرس سے نکال دیئے جائیں - تا آزادی سے ہائی کمانڈ پر حملے کر سکیں -

شیلانگ ۹ رجولائی - آخر آسام گورنمنٹ نے اس بات کو منظور کر لیا ہے کہ ڈگبوئی کے ہڑتالی مزدوروں پر گولی چلائے جانے کے واقعہ کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جائے جس کی صدارت مسٹر مکرجی سابق جج کلکتہ ہائی کورٹ کریں -

طہران ۹ رجولائی - بعض اخبارات میں شائع شدہ یہ خبر کہ شاہ ایران نے ولی عہد کے حق میں تاج و تخت سے دستبرداری کا فیصلہ کیا ہے - بالکل غلط اور بے بنیاد ہے - ایرانی سفیر مقیم بمبئی کی طرف سے اس کی تردید کی گئی ہے

رانچی ۹ رجولائی حکومت بہار سے کسان لیڈروں نے مطالبہ کیا ہے - کہ زرعی جھگڑوں کے سلسلہ میں گرفتار ہونے والے کسانوں کو سیاسی قیدی تصور کیا جائے اور وہی سلوک ان سے روا رکھا جائے - کانگرسی حکومت نے فیصلہ کیا ہے - کہ ہائی کمانڈ سے سیاسی قیدی کی تشریح و توضیح کرائے -

لنڈن ۹ رجولائی - کل برمنگھم کے نئے فضائی مستقر کا افتتاح کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا - کہ ہماری ہوائی طاقت کئی لحاظ سے دنیا کی بہترین طاقت ہے - اس کی تفاصیل بیان کرنا خلاف مصلحت ہے

کلکتہ ۹ رجولائی - غیر مشروط رہائی کے لئے جن سیاسی قیدیوں نے کل سے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے - ان کی تعداد اس وقت تک ۸۶ ہے -

شملہ ۹ رجولائی - ہندوستانی جہاز راں کمپنیوں کی باہمی رقابت سب کے لئے خطرناک نقصان کا موجب ہو رہی ہے - کیونکہ اس کے باعث وہ کرایوں میں بے حد تخفیف کر دیتے ہیں - گذشتہ سال آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ان کے درمیان سمجھوتہ کرا کے انہیں نقصان سے بچا دیا تھا - مگر اب پھر یہ سلسلہ شروع ہے اس لئے ۲۴ رجولائی کو سٹے کا مرس ممبر سر راما سوامی مدلیار کی صدارت میں پھر ایک کانفرنس اس سوال کے حل کے لئے منعقد ہو رہی ہے -

رام گڑھ ۹ رجولائی - یہاں کانگرس نگر کی تعمیر کا کام شروع ہے - ۳۵۰ روپیہ کی لاگت سے ایک جھونپڑی تیار کی گئی ہے جس میں ۳۶ ڈیلی گیٹ ٹھہر سکتے ہیں - اسی نمونہ کی اور بنائی جائیں گی - بجلی حاصل کرنے کے لئے صرف تین ہزار روپیہ الیکٹرک پر صرف ہوگا -

لنڈن ۹ رجولائی - انگلستان کی خفیہ پولیس کو اطلاع ملی ہے - کہ آئرلینڈ کے انقلاب پسند انگلستان کے جلسوں کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنانے والے ہیں پبلک عمارات پر سخت پہرہ رکھا جاتا ہے - ان لوگوں کی طرف سے دوسرے شہروں میں بھی دہشت انگیزی کا خدشہ ہے - اور اس طرح تمام ملک میں تشویش پھیلی ہوئی ہے -

ہزاری باغ ۹ رجولائی - معلوم ہوا ہے کہ صدر کانگرس کی براہ راست نگرانی میں صوبہ بہار کی تاریخ مرتب ہو رہی ہے جو کانگرس کے اجلاس سے قبل شائع ہو جائے گی - ہندی سے اردو اور انگریزی میں بھی اس کا ترجمہ ہوگا -

شملہ ۹ رجولائی - ہندوستان کی ساتویں مردم شماری مارچ کے پہلے ہفتہ ۱۹۴۱ء میں کی جائے گی - تمام ملک کے کونے کونے میں شمار کنندگان کا جال بچھا دیا جائے گا -

راولپنڈی ۹ رجولائی - مقامی میونسپلٹی کی ممبری کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے ایک بھنگی کو نامزد کیا گیا ہے - جو تھوڑا عرصہ قبل کمیٹی کے ماتحت خاکروب تھا -

لنڈن ۹ رجولائی - مشہور خبر رساں ایجنسی رائٹر کا نیا ہیڈ کوارٹر فلیٹ سٹریٹ میں بنایا گیا ہے - جہاں سے تمام دنیا میں خبریں جایا کریں گی - یہ مرکز ایجنسی نو منزلہ عمارت ہے - جو برطانیہ کے سب سے بڑے ماہر تعمیرات سر ایڈورڈ لٹن کی نگرانی میں تیار ہوئی ہے - نئی دہلی کا نقشہ بھی سر موصوف ہی نے بنایا تھا

پشاور ۹ رجولائی - خان عبد الغفار خان صاحب سرحدی گاندھی نے سرخپوشوں کے متعلق اظہار خیالات کرتے ہوئے کہا کہ اب ان میں خود غرضی پیدا ہو گئی ہے اور جب تک یہ نقص دور نہ ہو - میں ان میں دورہ نہ کروں گا -

کانپور ۹ رجولائی - یو پی کے ایک سرکردہ کانگرسی نے زمینداروں اور حکومت کی کشمکش کو دور کرنے کے لئے یہ تجویز پیش کی ہے - کہ حکومت زمینداروں سے ان کی زمینیں خرید لے اور روپیہ باقساط ۳۰ سال کے عرصہ میں ادا کر دے - اس عرصہ میں اس روپیہ پر ۳½ فیصدی سود بھی پڑتا رہے - کاشتکار زمینداروں کی زمینوں کو اس طرح تقسیم کیا جائے کہ ہر خاندان کے حصہ میں کم سے کم دس بیگھے زمین ضرور آ جائے -

چنگ کنگ ۹ رجولائی - جنرل چیانگ کائی شیک کی بیوی نے ایک پیغام براڈ کاسٹ کرتے ہوئے اہل امریکہ سے اپیل کی ہے - کہ وہ جاپان کے خلاف تعزیری پابندیاں عائد کرا کر چین کی مدد کریں -

لاہور ۹ رجولائی - آج یہاں اسکول کی طرف سے نابھہ ڈے منایا گیا - اور ایک زبردست جلسہ کر کے حکومت سے مطالبہ کیا گیا - کہ نابھہ کی گدی پر سابق مہاراجہ صاحب کو نظر بندی سے رہا کر کے بٹھایا جائے - ان کا لڑکا چونکہ ولایت میں کیپٹن وغیرہ کا ٹکر مرتد ہو چکا ہے - اس لئے اسے یہ گدی نہ دی جائے - مہاراجہ صاحب ۱۹۲۸ء سے نظر بند ہیں -

میرٹھ ۹ رجولائی - احراریوں نے بعض مقامات پر لگے ہوئے مسلم لیگ کے جھنڈے اکھاڑ دیئے - اس پر دونوں فرقوں [illegible]

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
فارم ا

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۷ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے - کہ فاضل محمد ولد گل محمد ذات شیخو افغان سکنہ ڈیرہ غازی خان تحصیل و ضلع ڈیرہ غازی خان مقروض غلام قادر فاضل محمد نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈیرہ غازی خان درخواست کی سماعت کے لئے یوم منگل وار مورخہ ۱۵ ۸ ۳۹ مقرر کیا ہے لہٰذا جائے مذکور پر مقروضین کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں - مورخہ ۵ ۷ ۳۹

(دستخط) جناب چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل و ضلع ڈیرہ غازی خان

(بورڈ کی مہر)

محمد عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر: غلام نبی